السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کبھی کبھی میں کام میں پھنسا ہوتا ہوں اور تھکا ہوتا ہوں تو دیر سے سوتا ہوں۔ اس لیے صبح کی نماز باجماعت کی ہمت نہیں پاتا۔ گھر پر پڑھ لیتا ہوں۔ کیا میرے لیے یہ جائز ہے؟

خ۔ع۔ن۔ الریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرد مکلف پر واجب ہے کہ وہ پانچوں نمازیں مسجد میں جا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ادا کرے۔ اس کام میں سستی کرنا جائز نہیں اور فجر کی یا دوسری نماز باجماعت سے پیچھے رہنا نفاق کی صفات سے ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ ... النساء ١٤٢

''منافق اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور اللہ انہیں اس دھوکا میں پھنسا دیتا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور ڈھیلے ڈھالے کھڑے ہوتے ہیں۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْيَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا))

''منافقوں پر بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان دونوں میں کیا (گناہ یا ثواب) ہے تو وہ ضرور مسجد کو آتے خواہ سرین کے بل گھسٹ کر آتے۔''

اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءِ فَلَمْ يَاتِ؛ فَلاصَلاةَ لَهُ اِلَّامِنْ عُذْرٍ))

''جس نے اذان کی آواز سنی، پھر مسجد نہ آیا، اس کی نماز ادا نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ کوئی شرعی عذر ہو۔''

اس حدیث کو ابن ماجہ، دار قطنی اور حاکم نے صحیح اسناد کے ساتھ نکالا۔ نیز آپ ﷺ کے پاس ایک اندھا آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کوئی مسجد تک لانے والا نہیں۔ کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءِ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَجِبْ))

''کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو؟ وہ کہنے لگا: ''ہاں'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر مسجد میں آو۔''

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔ تو جب اندھے کے لیے جسے مسجد تک لے جانے والا کوئی نہ تھا، نماز باجماعت کے ترک کا عذر قبول نہ ہوا تو دوسروں سے کیسے ہو سکتا ہے؟ لہٰذا اے سائل! آپ پر واجب ہے کہ اللہ عزوجل سے ڈرو اور فجر اور دوسری باجماعت نمازوں پر محافظت کرو اور رات کو جلدی سو جایا کرو تاکہ تم فجر کی نماز کے لیے اٹھ سکو۔ آپ کے لیے گھر میں نماز ادا کرنا صرف اس صورت میں جائز ہے جبکہ کوئی شرعی عذر موجود ہو۔ جیسے مرض یا خوف۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق تھامنے اور اس پر جمے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام